إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل قادیان

غلام نبی

ہفتہ میں ۳ بار

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۱۱۱ | مورخہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۳۰ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۶ محرم سنہ ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو دو روز سے گلے اور سر میں درد کی تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے حرارت بھی ہو جاتی رہی۔ احباب حضور کی بجائے صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب جو افریقہ میں ملازم تھے۔ اور کچھ عرصہ سے بوجہ بیماری رخصت لے کر آئے ہوئے تھے ۱۱۔جون اپنے وطن گجرات میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ ۱۱۔جون ان کی نعش بذریعہ لاری لائی گئی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے احباب اُن کے لئے دعاء مغفرت کریں۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے ؛

۱۲۔جون مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل ۔ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی ۔ صادق صاحب مولوی فاضل کوٹلی بارمیان تبلیغ احمدیت کے لئے بھیجے گئے ؛

امریکہ میں تبلیغ اسلام

اسلام اور ہندوستان کے متعلق لیکچر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عیسائی معترضین کی لاعلمانہ تقریریں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپریل کا مہینہ خدمت اسلام میں بے حد مصروفیت سے گذرا۔ ایک تو اپنا ہفتہ وار جلسہ ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ دیگر سوسائٹیوں میں بھی لیکچرز کے کثرت سے مواقع ملے۔ ہفتہ وار تین لیکچرز دیتا رہا ہوں۔ پرائیویٹ ملاقات زبانی گفتگو وغیرہ بھی بکثرت رہی۔ تقریروں کے متعلق تفصیل سے بیان کرنا تو موجب تطویل ہوگا۔ مگر بعض باتیں بیان کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

ہندوستان کے متعلق لیکچر

اس عرصہ میں میں نے دو دفعہ ہندوستان کے متعلق لیکچر دئے۔ ایک تقریر کے اخیر میں مَیں نے احمدیت کا ذکر کیا اور

بتایا۔ کہ کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ہے۔ اس سے بہت دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اور سوالات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ وفات مسیح اور احمدیت کی خوب تبلیغ ہوئی۔

وفات مسیح

ایک دفعہ ایک بہت بڑے آدمی نے کہا۔ آپ عیسائیت پر بہت خطرناک حملہ کرتے ہیں۔ اگر یہ بات سچ ہے۔ کہ یسوع مسیح سولی پر فوت نہیں ہوئے۔ تو عیسائیت کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ آپ کو یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ میں نے بتایا۔ یہ میرا عقیدہ ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ جسے میں نے ثابت کیا ہے۔ آپ کے کہنے پر میں ایک صداقت کو چھپا نہیں سکتا۔

یونی ٹیرین چرچ میں لیکچر

ایک دفعہ ایک یونیٹیرین چرچ کی ایک پارٹی میں میں مدعو تھا۔ اور اسلام کے متعلق میری تقریر تھی۔ میں نے تقریر میں بتایا۔ اسلام کی بنیادی تعلیم کامل توحید ہے۔ آپ لوگ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی الوہیت کو تسلیم نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کو ایک انسان مانتے ہیں۔ ہاں برگزیدہ انسان مانتے ہیں۔ آپ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئیں۔ تو آپ پورے مسلمان بن سکتے ہیں۔ اس پر اس چرچ کے ہیڈ نے مجھے بتایا۔ کہ اسلام کے متعلق ہمارا خیال بہت اچھا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی ہمارے دل میں بہت عزت ہے۔ آپ مزید مطالعہ کرینگے۔

اسلام کے متعلق تقریر

اس ماہ میں پھر ایک تقریر ایک عظیم الشان مجمع میں ہوئی جس میں تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب پر لیکچر دیئے۔ میری تقریر اسلام پر تھی۔ گذشتہ دو ماہ کے اندر پانچ ہزار سے زاید لوگوں کو اسلام و احمدیت کا پیغام پہونچایا گیا۔ اس کے علاوہ تین ہزار تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

رسول کریم کے سوانح پر لیکچر

اس ماہ کا سب سے زیادہ دلچسپ اور اہم کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح پر لیکچر تھا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے میں نے یہ انتظام کیا تھا۔ کہ شکاگو یونیورسٹی کے علوم مشرقی کے ہیڈ ڈاکٹر مارٹن اور شمال مغربی یونیورسٹی کے پروفیسر مذاہب ڈاکٹر لوردن۔ اور ایک بہت بڑے پادری ڈاکٹر ایگ کو مدعو کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کریں۔ ایک پہلو پر میں نے بھی تقریر کی۔ ڈاکٹر مارٹن نے اپنی عالمانہ تقریر میں ایک بات یہ بیان کی کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مدینہ میں ویسا ہی استبداد ہوا۔ جیسا کہ مکہ میں تھا۔ تو ان کو تلوار اٹھانی پڑی۔ مگر وہ دفاعی طور پر تھی۔ میں ان میں اور یسوع مسیح میں ایک فرق

دیکھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بمقابلہ یسوع مسیح کے وہ بے شمار مشکلات کے باوجود اپنی زندگی میں ہی کامیاب ہوگئے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے تثلیث کے مرکز میں جہاں صدیوں سے ہمارے آقا و مولےٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف خطرناک پراپیگنڈا ہوتا رہا۔ آپ کی شان میں کامیاب جلسہ ہوا۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم۔

درخواست دعا

بزرگان سلسلہ واحباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ آپ درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام مشکلات دور کرکے وہ کامیابی عطا کرے۔ جو اس کے نزدیک حقیقی کامیابی ہے۔

خاکسار طالب دعا مطیع الرحمٰن بنگالی

ملکانوں میں تبلیغ اسلام

۱۹ ۔ مئی سنہ ۱۹۳۰ء کو میں اور مولوی افضال احمد صاحب قریشی احباب صالح نگر ضلع آگرہ کی خواہش پر ۲ بجے دن کے پیدل وہاں پہونچے۔ جماعت کے احباب کو ارکان اسلام بجا لانے۔ اور احمدیت کی اشاعت کی ہدایت کی۔ اور بچوں کو تعلیم دلانے کے لئے کہا گیا۔ اسی شام کو ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا جس میں ہندو بھی شامل ہوئے۔ مولوی افضال احمد صاحب نے دوران تقریر میں بتایا۔ کہ مسیح کا شہزادہ۔ روحانیت کا سورج اور اس زمانہ کا مصلح اور کرشن اوتار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق قادیان میں آگیا ہے۔ اگر لوگ سچی اور حقیقی نجات چاہتے ہیں۔ تو احمدیت اختیار کریں۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

۲۰ ۔ مئی دوستوں کو چندہ کی ادائیگی کے لئے کہا گیا۔ سوائے ایک دو کے سب نے چندہ ادا کردیا۔ عورتوں نے بھی حصہ لیا۔ ایک غریب احمدی ملکانہ عورت نے اپنا ایک چاندی کا زیور دیا۔ ایک نے کچھ نقدی اور ایک نے چاندی کے چھلے دیئے۔ دو عورتیں احمدیت میں داخل ہوئیں۔ محمد عمر از ساندھن

کوٹلی باریجاں میں احمدیہ جلسہ

کوٹلی باریجاں تحصیل شکر گڑھ میں ایک ہی احمدی بھائی محمد الدین صاحب درزی ہیں۔ جو وہاں ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ جون کو جلسہ کرانا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ غیر احمدی اصحاب سے مناظرہ بھی ہو جائے۔ جلسہ کی منظوری دی جا چکی ہے۔ اور مبلغین بروقت پہونچ جائینگے۔ انشاء اللہ۔ قریب کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ مقررہ تاریخوں پر جلسہ میں شامل ہوکر رونق بڑھائیں اور اپنے احمدی بھائی کی اعلائے کلمۃ اللہ میں ہر ممکن امداد کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

حضرت مسیح موعودؑ کے کلمات طیبات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات دو حصوں پر منقسم ہیں۔ ایک حضور کے اپنے دست مبارک سے قلمبند فرمودہ ارشادات دوسرے حضورؑ کی زبانی تقریرات اور ہدایات۔ تصانیف کا بیشتر حصہ دیگر مذاہب کے لوگوں اور مخالفین سلسلہ کو مخاطب کرکے لکھا گیا ہے۔ اور زبانی تقریرات اور افادات کا تعلق زیادہ تر جماعت کی تعلیم و تربیت اور ان کی علمی وعملی اصلاح سے ہے۔ حضورؑ کی کتب تو اکثر بآسانی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ لیکن زبانی ارشادات سوائے ایک قلیل حصہ کے اب تک کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئے۔ اور اخبارات کے پرانے فائل جن میں وہ شائع ہوتے رہے ہیں۔ آسانی سے دستیاب نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ جماعت کے لئے ان کا آنکھوں کے سامنے رہنا اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح کہ حضورؑ کی کتب زیر مطالعہ رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے حضورؑ کی تقریرات اور زبانی ارشادات کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے رحم اور کرم سے اس کی توفیق دے۔ اور اسے قبول فرمائے۔

ارادہ ہے۔ کہ کم و بیش تین تین سو صفحات کی جلدوں میں سلسلہ وار شائع کئے جائیں۔ جس سے مقصود کوئی مالی فائدہ نہیں۔ بلکہ صرف اشاعت مدنظر ہے۔ سائز کتابی یعنی $\frac{20\times26}{8}$ ہوگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر کتب کا ہے اور قیمت فی جلد پیشگی کی صورت میں ۱۰ ۔ اور بعد از اشاعت کی صورت میں ۱۲ ۔ تجویز کی گئی ہے۔ جو مصارف انتظام فروخت وغیرہ کو ملا کر اصل خرچ کے قریب قریب ہوتی ہے۔

جو احباب پیشگی قیمت بھیجنا چاہیں۔ وہ اس کتاب کے جس قدر نسخے خریدنا چاہتے ہیں۔ ان کی قیمت کی رقم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے نام ارسال فرمائیں۔ اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے موعودہ کتاب شائع نہ کی جاسکی۔ تو قیمت پیشگی بھیجنے والے احباب اپنی رقوم واپس لینے کے حقدار ہونگے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل۔ قادیان

انجمن احمدیہ دہلی کے کارکنان

امیر جماعت۔ بابو اعجاز حسین صاحب کوٹھی نواب لوہارو۔ بلیماراں۔ دہلی
جنرل سکرٹری۔ مولوی اکبر علی صاحب انسپکٹر آف ورکس ایجنسی ہاؤس دہلی
سکرٹری فائنس۔ بھائی غلام حسین صاحب۔ ۲۱ سکائیو سکوئر۔ نئی دہلی
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ مولوی عبدالمجید صاحب مولوی فاضل ۵۰ ایک سکوئر نئی دہلی
سکرٹری تبلیغ۔ عبدالحمید ۵۷ ایک سکوئر۔ نئی دہلی (خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ نئی دہلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵۔ جون ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

پنجاب کی نوآبادیات

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب کی نوآبادیات کی سالانہ رپورٹ سال مختتمہ ۳۰۔ ستمبر ۱۹۲۹ء شایع ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کی نوآبادیات کی مالی حالت پنجاب کے دیگر اضلاع کی نسبت بہت اچھی رہی۔ اور یہاں فصلیں دوسرے حصوں کی نسبت بہت زیادہ کامیاب ہوئی ہیں۔ چنانچہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ سال زیر رپورٹ میں نوآبادیات کے آٹھ اضلاع میں سے ۲۲۱۔ لاکھ روپیہ بابت لگان وصول ہوا۔ لیکن صوبہ کے باقی اکیس اضلاع میں سے ۲۳۴۔ لاکھ آیا۔ اور نہری پانی کے سلسلہ میں نوآبادیات کے آٹھ اضلاع نے ۲۸۱۔ لاکھ روپیہ ادا کیا۔ لیکن باقی ۲۱۔ اضلاع میں سے صرف ۲۳۴۔ لاکھ وصول ہوا:۔

سال زیر رپورٹ میں تمام نوآبادیات میں ۱۲،۵۳۱۔ ایکڑ اراضی فروخت ہوئی۔ جس میں سے ۱۲،۲۹۶۔ ایکڑ نیلی بار ضلع منٹگمری کی ہے۔ اور اوسط قیمت جو اس فروختگی سے وصول ہوئی۔ ۴۰۷ روپیہ فی ایکڑ ہے۔ اور اس میں سے ۷۴۔ فیصدی اراضی مختلف نوآبادیات کے کاشتکاروں نے ہی خریدی ہے۔ جو ان لوگوں کے مرفع الحال ہونے کا ایک ثبوت ہے۔ ان مصارف کے علاوہ ان لوگوں نے ۵۲،۸۴۴ روپیہ کی رقم مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے ادا کی:۔

اس سال کے دوران میں ۱۹۸۹۲۲۔ ایکڑ ٹھیکہ پر دئے گئے جس سے کل آمدنی ۵۰۲۵۳۲۔ روپیہ ہوئی۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ قریباً اڑھائی روپیہ فی ایکڑ آمدنی کی اوسط رہی:۔

رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مختلف نوآبادیات میں زمینیں حاصل کرنے کے لئے پبلک کی طرف سے گورنمنٹ کو ۳۵۴۳۶۵۹۔ روپے وصول ہوئے:۔

علاوہ ازیں لاہور اور دیگر مقامات پر عمارات کی تعمیر میں بھی بہت سا روپیہ لگایا جا رہا ہے۔ اور اہل پنجاب کی طرف سے ریاست ہائے بیکانیر اور بہاولپور میں خرید اراضی کے لئے بھی بہت سا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے:۔

باوجود اس کے لکھا ہے۔ کہ زراعتی لحاظ سے یہ سال کا تباہ نہیں کہلا سکتا۔ روئی کی پیداوار گذشتہ سال سے صرف دو فیصدی زیادہ ہوئی۔ لیکن امریکن اور دیسی روئی کی قیمتیں علے الترتیب تیرہ روپیہ اور گیارہ روپیہ فی من رہیں۔ جو گذشتہ سال پندرہ اور بارہ تھیں۔ لیکن بایں ہمہ نوآبادیات کی طرف سے قریباً ساٹھ لاکھ روپیہ خرید اراضی کے لئے گورنمنٹ کے پاس جمع کرا دینا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان میں بسنے والوں کی مالی حالت بہت اچھی ہے:۔

جہاں ہمیں اس امر کی خوشی ہے۔ کہ نوآبادیات میں زراعت کا پیشہ زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو رہا ہے۔ وہاں اس پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ پنجاب کی کثیر آبادی یعنی ۲۱۔ اضلاع کی اصلاح کی طرف کوئی زیادہ توجہ نہیں کی جا رہی:۔

جہاں تک ظاہری اسباب کا تعلق ہے۔ نوآبادیات میں آب رسانی کی سہولتیں ہی اس کامیابی کا اصل باعث ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ باقی اضلاع میں اس کے لئے مناسب انتظامات نہیں کئے گئے۔ بلکہ جس جگہ نہری پانی پہونچتا ہے۔ وہاں بھی ناقص انتظامات اور ادنے افسروں کی ذاتی خواہشات کی وجہ سے غریب دیہاتی اس سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھا سکتے:۔

علاوہ ازیں زراعت پیشہ لوگوں کو جو مشکلات ہیں۔ ان کے ازالہ کا بھی پورا انتظام نہیں ہے۔ ساہوکاروں نے بے طرح ان پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اور نہایت بے رحمی سے ان کا خون چوستے رہتے ہیں۔ گورنمنٹ کو زمینداروں کی ترقی اور خوشحالی کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہونا چاہیئے:۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی معرکتہ الآرا تصنیف حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔" صفحہ ۲۵۶

پھر فرماتے ہیں:۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی متعدد بار اس سے قبل پوری ہو چکی ہے۔ اور حال میں ایک بار پھر نہایت نمایاں طور پر برہما میں پوری ہوئی ہے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے برہما میں ایک خوفناک زلزلہ آیا۔ جس کے متعلق جناب سید کشفی شاہ صاحب کا چشم دید بیان ہے۔ کہ

"زلزلہ نے پیگو شہر خاک سیاہ کر دیا۔ ٹانگو پانی میں غائب ہو گیا۔ کھیان بستی جو سمندر کے قریب تھی۔ تباہ ہو گئی۔ یہاں ابھی ایک مسجد ۷۵۔ ہزار کی لاگت سے تیار ہوئی تھی جو تباہ ہو گئی۔ رنگون کی ننانوے فیصدی زمین شق ہو گئی۔ دو منٹ کے اندر تین ہزار جانیں چل بسیں۔ اور بیس ہزار سے زائد دربدر ہو گئے۔"

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ ایک بار پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی پوری وضاحت کے ساتھ برہما میں پوری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی کے الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ تباہی عالمگیر ہوگی۔ اور دنیا کی کوئی قوم اس سے محفوظ نہ رہ سکیگی۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کے لئے کیا کچھ ظہور پذیر ہوگا۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ برہما کا زلزلہ بھی عالمگیر تباہی کا رنگ رکھتا ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"برہما کا چونکہ تمام دنیا سے تعلق ہے۔ کیونکہ ہر ایک قوم و ملک کا آدمی یہاں موجود ہے۔ اس لئے قدرت ربانی نے اپنے قہر کی بجلی یہاں گرائی۔ تاکہ ایک ہی دفعہ تمام دنیا میں حشر برپا ہو جائے۔" (نور ۳۔ جون ۱۹۳۰ء)

کاش غافل اور دنیا میں منہمک لوگ خدا تعالےٰ کے ان قہری نشانات سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی صداقت میں رونما ہو رہے ہیں۔ عبرت حاصل کریں اور اپنے خالق و مالک سے صلح کر لیں:۔

بعض لوگ اپنی نادانی سے سمجھتے ہیں۔ ہم اس قسم کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ ہم لوگوں کی ہمدردی اور بھلائی کی خاطر ادھر توجہ دلاتے۔ اور اصلاح کی طرف متوجہ کرتے ہیں:۔

سائمن رپورٹ کے حصّہ اوّل کا خلاصہ

اہم ملکی مسائل پر اظہار رائے

سائمن کمیشن کی پہلی رپورٹ کے شائع ہو جانے پر حکومت نے اس کا جو خلاصہ مشتہر کیا ہے۔ اس کا ایک حصہ عام واقفیت کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔ ایڈیٹر

شملہ ۹ جون۔ سائمن کمیشن کی رپورٹ کی پہلی جلد دوسری جلد سے جس میں سفارشات درج ہیں۔ دو ہفتہ پہلے شائع ہوئی ہے

پہلی جلد

کمیشن نے اس کے متعلق اپنی رپورٹ میں ایک بیان دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی کے مسائل بہت پیچیدہ اور اہم ہیں۔ اس لئے ہم نہیں چاہتے۔ کہ لوگ . . . . موجودہ حالت پر جو ہماری سفارشات کی بنیاد ہے۔ غور کرنے کے بغیر ہماری تجاویز پر بحث ومباحثہ شروع کر دیں۔ اور اگر وہ واقعات جو پہلی جلد میں درج ہیں۔ حق بجانب اور معقول ثابت ہوئے۔ تو ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ ہماری سفارشات بھی جو دوسری جلد میں درج ہیں۔ دانشمندانہ اور ضروری خیال کی جائیں گی:۔

کمیشن نے لکھا ہے۔ کہ رپورٹ کی دونوں جلدوں کے تمام بنیادی معاملات کے متعلق کمیشن متفق الرائے ہے۔ اس میں کوئی اختلافی یادداشت درج نہیں کی گئی:۔

پہلی جلد کے ابواب

پہلی جلد کا نام خلاصہ رکھا گیا ہے۔ جس کے ۴۰۰ صفحات ہیں۔ یہ جلد سات ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مسئلہ زیر بحث کی کیفیت درج ہے۔ دوسرے باب میں موجودہ آئینی نظام میں حکومت کی تعریف کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں اصلاحات کے ماتحت نظام حکومت کی کارگذاری درج ہے۔ چوتھا نظام حکومت کے متعلق ہے۔ جو آج کل مروج ہے۔ پانچویں باب میں سرکاری مالیات کا نظام درج ہے۔ چھٹا باب تعلیم کے فروغ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ ساتویں باب میں ہندوستان میں رائے عامہ کے متعلق نقطہ ہائے خیال درج ہیں۔ ان ابواب میں جو تصویر کھینچی گئی ہے۔ اس سے ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرنے والے اچھی طرح واقف ہوں گے۔ لیکن اس کا ظاہری مقصد یہ ہے کہ انگلستان کے مبتدیوں کو ہندوستان کی مکمل حالت سے آگاہ کیا جائے تاکہ انہیں ہندوستانی مسئلے کے بنیادی اصول سمجھنے میں مدد ملے

یہ تبصرہ ابتدا سے آخر تک اس احتیاط سے لکھا گیا ہے کہ آئندہ سفارشات کے متعلق کوئی اشارہ یا تحریری اوائے اس سے ظاہر نہ ہو سکے۔ گو ممکن ہے۔ کہ بعض مواقع پر آئینی معاملات کے ماہرین ان سے کوئی نتیجہ اخذ کر سکیں۔ اس لئے اس جلد سے صرف یہ دلچسپی بہت بڑھ جائے گی۔ کہ دوسری جلد میں کیا کچھ درج ہے:۔

دوسری جلد

دوسری جلد کے متعلق کمشنر صاحبان لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے متعدد سکیموں اور تجاویز کا مطالعہ کیا ہے۔ مواد بکثرت موجود تھا۔ اور اگرچہ یہ بھی صحیح ہے۔ کہ ہندوستانی آراء کے بعض اہم ادارات نے براہ راست شہادت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن ہمیں سنہ ۱۹۲۸ء کی آل پارٹیز کانفرنس کی مقرر کردہ کمیٹی کی رپورٹ کو جو نہرو رپورٹ کے نام سے مشہور ہے۔ مطالعہ کرنے کا بہترین موقعہ ملا ہے۔ ہم نے اس کے مندرجات پر پوری توجہ دی ہے۔ نیز ہندوستانی آراء کے تازہ ترین انکشافات کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ کیونکہ ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ ایسے طبقوں کی امداد سے ہم محروم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مختلف صوبجاتی حکومتوں، صوبجاتی کمیٹیوں اور ہندوستان کے تمام حصص کے غیر سرکاری اداروں نے جن میں یورپین اور ہندوستانی دونوں شامل ہیں۔ ہماری درخواست پر دلچسپ اور رہنمائی کرنے والی تجاویز بکثرت پیش کی ہیں۔ ہمارے نتائج اس تمام مواد کے مطالعے اور ہماری اپنی تحقیقات وبحث ومباحثہ پر مبنی ہیں:۔

اگست سنہ ۱۹۱۸ء کا اعلان

رپورٹ کی تمہید میں کمشنر صاحبان لکھتے ہیں۔ کہ اگست کا اعلان برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے لئے ایک میثاق اور منشور ہے۔ اس لئے ہم نے اپنے کام کی بنیاد اور نظریہ اس اصول پر رکھا ہے۔ کہ مسٹر مانٹیگو نے جو منزل مقصود مقرر کی ہے۔ اس سلسلہ حکمت عملی کی ہمیں پیروی کرنی ہے۔ اور صرف یہی تجاویز قابل غور ہیں۔ جو ۲۰ اگست سنہ ۱۹۱۷ء کے اعلان کے مفہوم میں تجویز کی گئی تھیں۔ اس کے بعد ارکان کمیشن نے اعلان کا متن، قانون اصلاحات کا دیباچہ اور گورنر جنرل کی ہدایات نقل کی ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ یہ شرائط ہیں۔ جن کے ماتحت پارلیمنٹ ہندوستان کے وسیع مسئلہ پر دوبارہ غور کرنے والی ہے:۔

ہندوستانی اخبارات کی مخالفت

ہم بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ہندوستانی اخبارات ان معاملات کے متعلق دوسروں کی مساعی کو ترچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی راست روی اور ہمدردی پر مبنی ہوں۔ سائمن کمیشن کی خالص یورپین ہیئت ترکیبی پر ہندوستان کے بہت سے طبقوں میں جذبات معاندت برپا ہو گئے۔ حالانکہ ہم نے ان جذبات کو جدا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ پہلے ہم نے ہندوستانی کمیٹیوں کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جن کی امداد کے لئے ہم تہ دل سے ممنون ہیں۔ اس کے بعد ہم نے تجویز کی۔ کہ ایک نمائندہ کانفرنس منعقد کی جائے ہمیں ہندوستان کا کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ ہم اس کے فرزندوں کے احساس فخر ومباہات کو تسلیم کریں۔ لیکن ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آئندہ اوراق میں ہم نے پارلیمنٹ کے سامنے اپنے آئینی فرائض کی بجا آوری کے جذبہ کے ماتحت ہی کام نہیں کیا۔ بلکہ ہندوستان کی سیاسی ترقی کے مقصد کی خدمت کرنے کے لئے کیا ہے:۔

ہمارا کام فیصلہ کرنا نہیں۔ بلکہ ملک معظم کے پاس جس نے ہمیں اس کام پر مقرر کیا ہے۔ اور پارلیمنٹ کے پاس جس کے ہم رکن ہیں رپورٹ کرنا ہے۔ اس کے بعد آخری فیصلے سے پیشتر جو کارروائی ہوگی۔ اس میں ہندوستان کی ذمہ دار اور نمائندہ آراء کے ہر ایک طبقہ کو اظہار رائے کا پورا پورا موقع دیا جائے گا:۔

ہندوستان کی موجودہ حالت

تمہیدی اور اعداد وشمار کے متعلق جو باب اس میں درج ہے۔ اس میں رقبہ آبادی اور زبان کے لحاظ سے ہندوستان کا ایک بہت بڑا نقشہ دیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہندوستانیوں میں اتحاد کا جوش ترقی کر رہا ہے اور اسے برطانوی حکومت کے اثرات کی طرف نیز اس طرف منسوب کیا ہے۔ کہ تعلیم یافتہ لوگوں میں ذریعہ گفتگو وخط وکتابت انگریزی زبان ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی تمام نسلوں اور مذہبوں کے سیاسی خیالات رکھنے والے طبقوں میں یہ زبردست جذبہ موجود ہے۔ کہ ہندوستان کو دنیا میں مناسب درجہ حاصل ہو نیز اس کا مطالبہ منظور کرائیں:۔

دیہات اور قصبات کا مسئلہ

اس کے بعد ارکان کمیشن نے دیہات اور قصبات پر بحث کی ہے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ باوجودیکہ ملک کی مجموعی حالت میں بہت ترقی ہو گئی ہے۔ عام کاشتکار اپنے چھوٹے سے رقبہ اراضی کے ساتھ ابھی تک محدود ذرایع کا مالک ہے۔ اور اپنی محدود ضروریات کے پورا کرنے کے لئے قلیل وسائل رکھتا ہے۔ وہ عموماً ناخواندہ ہے۔ اگرچہ اس کی وجہ سے اس کی مستعدی اور جرأت میں لازمی طور پر کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا نظریہ روایات اور قرب وجوار کے حالات کے تابع ہے۔ سب چیزوں سے بڑھکر اسے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ وہ لوگ جو اسے زمانہ مستقبل کا شہری تصور کرتے ہیں۔ اس کی زندگی کو بحیثیت ایک انسان کے تسلیم کریں۔

اس کے بعد اصلاحات کے ماتحت نظام حکومت کا جو اثر دیہات پر ہوا ہے۔ اس پر بحث کی گئی ہے۔ ارکان کمیشن لکھتے ہیں۔ کہ عوام سیاسی تصفیہ میں کسی قسم کی تعجیل دیہاتی افق کو دائیں کے حدود سے باہر وسعت دینے اور موسم۔ بارانی اور فصلات اور مال مویشی کے مفاد کو اہمیت دینے۔ اور تہواروں میلوں خاندانی رسوم کی کثرت۔ قحط یا طوفان کے خطرات اور متوسط ہندوستانی دیہاتیوں کے قدیم ایام کے مشاغل میں تبدیلی کرنے کا کام لازماً بہت آہستہ انجام پذیر ہوگا۔

شہری زندگی

قصباتی رقبہ جات کے متعلق جہاں تک ان کا تعلق آئینی مسئلہ کے ساتھ ہے۔ موجودہ حالات کی ایک خفیف سی تصویر کھینچی گئی ہے۔ اور لکھا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی تجارت اور صنعت و حرفت کے فروغ کے ساتھ اوسط درجہ کے قصبات کی آبادی کمی کی طرف راغب ہے لیکن بڑے شہر ترقی کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے بے شمار انسان جو صنعتی طبقوں میں کام کرتے ہیں۔ ابھی تک اپنے آپ کو شہروں کے مستقل باشندے تصور نہیں کرتے جن حالات میں صنعتی کارکن رہتے ہیں۔ ان کی سکونت کے انتظامات کے متعلق ابھی بہت کچھ ترقی کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کا تعلیم یافتہ طبقہ

اس باب کے خاتمہ پر تعلیم یافتہ جماعتوں اور مذاہب اور ان کی دولت پر بحث کی گئی ہے۔ ہندوستان کا تعلیم یافتہ طبقہ ایک نرالی خصوصیت رکھتا ہے۔ یہاں کا تعلیم یافتہ طبقہ اکثر حالتوں میں مغربی زبانوں کا خیال رکھتا ہے۔ اور اس تعلیم کے ساتھ مغربی تہذیب و تمدن کی روایات اور اصول کو محو کر رکھا ہے۔ باوجود اس کے وہ ہندوستان کے جمہور کے ساتھ اتحاد قائم رکھنے کا پورا احساس رکھتا ہے۔

دولت اور مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے ارکان کمیشن کہتے ہیں۔ کہ دولت مند عنصر تمام ہندوستان پر وسیع اثر اور رسوخ رکھتا ہے۔ اور مصنوعات کا بڑا حصہ قدیم طریق پر دیہاتی سوسائٹی پر مسلط کیا گیا ہے۔

ہندو مسلم اختلافات

اسلام۔ ہندو مذہب۔ بدھ مت۔ سکھوں جینیوں اور دیسی عیسائیوں کے مذاہب اور قبائلی مذاہب پر ایک دلچسپ باب لکھا گیا ہے۔ اس میں ہندو مسلم اختلافات کے ضروری امور پر بحث کی گئی ہے۔ یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے۔ کہ ہندو مسلم اختلافات یورپین ممالک میں ان کے مذہبی اقتدار کی جداگانہ نوعیت کے باعث ہیں۔ نسل کے اختلافات نظام قانون کی جداگانہ نوعیت اور باہمی شادیوں کا فقدان زیادہ موثر کاوٹیں ہیں۔ ہر جگہ معاشرتی رسوم اور اقتصادی معاملہ میں بنیادی اختلافات موجود ہیں۔ اگرچہ معمولی معاملات میں ہمسایوں کی مروت موجود ہے۔ لیکن باہمی مذہبی دشمنی آج بھی بدستور قائم ہے۔

اگرچہ دونوں قوموں کے نیک دل انسان ہندو مسلم اتحاد کو ترقی دینے کے لئے تمام کوششیں عمل میں لاتے ہیں۔ لیکن ان دونوں جماعتوں کی رقابت اور اختلافات فوری ترقی کے لئے سخت روکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ ہم اسے اپنے کام کا ضروری جزو خیال کرتے ہیں۔ (کیونکہ مناسب وقت پر پارلیمنٹ کے لئے بھی یہ اہم تعلق کا مسئلہ بن جائیگا) کہ اس کے ساتھ آئینی برتاؤ کے طریقہ کے مسئلہ پر پہونچنے کے لئے اس حالت کی رہنمائی کرنے والے واقعات پر غیر جانبدارانہ تبصرہ کریں۔

کونسلوں میں مسلمانوں کی نیابت

ان دو بڑے مذاہب کی صوبہ جات میں تقسیم کے مسئلہ پر غور کرنے کے بعد کمشنر صاحبان کہتے ہیں۔ کہ اگر مذہبی تقسیم کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ تو صوبجاتی مجالس قانون ساز میں نمائندگی قائم کرنے میں ایک مشکل یہ ہے۔ کہ کوئی ایسی سکیم وضع کی جائے جس کی رُو سے ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے۔ ان کی اکثریت کا لحاظ کیا جائے۔ نیز ان صوبوں میں جہاں یہ اقلیتیں ہیں۔ ان کے لئے کافی نیابت کا سامان بہم پہونچایا جائے۔ ہندو مسلم تنازعات کے متعلق ارکان کمیشن کا خیال ہے۔ کہ حکام پولیس کی متواتر نگہداشت اور دونوں اقوام کے رہنماؤں کی سرگرم کوششوں کے باوجود فرقہ دار فسادات کا فوری باعث تقریباً ہمیشہ مذہبی امور ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب کسی دنیوی مفاد کے معاملہ میں جذبات مشتعل ہو جاتے ہیں۔ تو آتش فساد پر تیل ڈالنے کے لئے مذہبی جوش سامنے آجاتے ہیں۔ اور فریقین اس موقعہ پر فائدہ اٹھانے میں پہلو تہی نہیں کرتے۔

فرقہ دار فسادات کا باعث فرقہ دار نیابت نہیں ہے

اس مسئلہ پر غور کرنے کے بعد کہ آیا ہندو مسلم تنازعات کا باعث فرقہ دار نیابت کے طریق کا نفاذ ہے۔ یا نہیں ارکان کمیشن کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی جداگانہ نیابت کا تعلق ایک طویل اور اہم تاریخ کے ساتھ ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ آئندہ کے لئے مفصل تجاویز پر بحث کرنے اور انہیں پیش کرنے سے پیشتر اس کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ لیکن ہم بلا تامل یہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری رائے میں فرقہ دار نیابت صحیح طور پر فرقہ دار فسادات کا موجب نہیں کہلا سکتی۔ جیساکہ ہم اس وقت تک ظاہر کر رہے ہیں۔ اور یہ یقین کرنے کے لئے ایسی کوئی محکم دلیل نہیں۔ کہ اگر فرقہ دار نیابت اڑا دی گئی۔ تو فرقہ دار تنازعات معدوم ہو جائینگے۔ اصلی باعث زیادہ عمیق ہے۔ اور ان حالات سے پیدا ہوتا ہے جن کا بدلنا نیابت کے نفاذ کی بہ نسبت بہت زیادہ مشکل ہے۔ اصلاحات کے نفاذ اور اس کے بعد جو واقعات پیش آئیوالے ہیں۔ انہوں نے ہندو مسلم مقابلہ کی نئی وجہ پیدا کر دی ہے۔

ہمارے سامنے جو شہادت دی گئی۔ اس کا بہت بڑا حصہ فرقہ دار اصولوں پر مبنی تھا۔ اور ان ہندوستانی کمیٹیوں کی جو ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ رپورٹوں میں بھی یہی خامی معلوم ہوتی ہے۔ ایک جماعت فطرۃً ایک اکثریت کے حقوق کی دعویدار ہے۔ اور اس کی بہتر تنظیم اور زیادہ دولت کی خوبیوں پر اعتماد رکھتی ہے۔ دوسری قوم انہیں اعتقادات کو اپنے افراد کیلئے موثر تحفظ حاصل کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اور یہ امر فراموش نہیں کرتی۔ کہ وہ ملک کے پہلے فاتحین کی نمائندہ ہے۔ یہ چاہتی ہے کہ اسے مکمل نیابت اور دفتری عہدوں میں پورا پورا حصہ دیا جائے۔

کشیدگی کی اصل وجہ

کشیدگی کی اصل وجہ کمیشن کے خیال میں سیاسی اختیار اور ان مواقع کیلئے جو سیاسی اختیار بہم پہنچائے۔ جدوجہد کرنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم فرقہ دار نیابت کے خلاف دلائل سے پورے طور پر آگاہ ہیں لیکن یہ خیال نہیں کر سکتے کہ یہ اس افسوسناک کشیدگی کا موثر سبب ہے۔ اسکے ساتھ ہی انہیں اس بات کا بھی پوری طرح یقین ہے۔ کہ جداگانہ فرقہ دار انتخابات فرقہ دار اصولوں پر سیاسی تقسیم عمل میں لاتے ہیں۔ اور انہیں ان لوگوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے جو کسی ایسے دن کے منتظر ہیں جب مشترکہ شہریت کا بڑھتا ہوا احساس اور اقلیتوں کے حقوق کا عام طور پر تسلیم کر لیا ایسے انتظامات کو غیر ضروری بنا دیگا۔

سکھوں کے متعلق اظہار رائے

سکھوں کے متعلق رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ گذشتہ تیس سال سے سکھوں کی آبادی تیزی کیساتھ بڑھ گئی ہے۔ اور صرف پنجاب کے ایک صوبے میں اس زبردست قوم کا اجتماع جو فرقہ داری کی زبردست حامی ہے۔ ایک ایسی حقیقت ہے جسے بڑی سیاسی اہمیت حاصل ہے۔ اور جو خاص سلوک کی متقاضی ہے

اچھوت اقوام

اچھوت اقوام کی پوزیشن میں بحث و تمحیص کی گئی ہے اینگلو انڈین جماعت کہ جس کی مشکلات آئینی کی بجائے اقتصادی و معاشرتی ہیں مسائل پر ہمدردانہ غور و خوض کیا گیا ہے ہندوستان کے یورپینوں کے متعلق کمشنروں کی رائے ہے۔ کہ تاریخ میں ایسے بہت کم واقعات ہیں جنسے یہ ظاہر ہوتا ہو۔ کہ اس قدر قلیل التعداد جماعت نے ایسی وسیع اور ایسی اہم و اساسی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ (آگے دیکھو صفحہ ۶)

عورتوں کے حقوق

ساری رپورٹ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کمیشن نے عورتوں کے حقوق میں خاص دلچسپی لی ہے۔ چنانچہ خواتین ہند کے لئے ایک علیحدہ باب قائم کیا گیا ہے۔ جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے "کوئی دستاویز جسمیں ہندوستانیوں کے آئینی نظام اور اسکی اصلاح و ترقی کے پہلوؤں پر بحث و تمحیص کی گئی ہو۔ آج ہندوستان کی عورتوں کو نظر انداز نہیں کر سکتی"۔ کمیشن نے نسوانی حقوق خواتین ہند کے مصلحین اور پردہ اور بچپن کی شادی پر بحث و تمحیص کرنیکے بعد یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اس ترقی کا جو خواتین ہند کا ماحول تبدیل کر دینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ حد سے زیادہ اندازہ لگانا مشکل ہوگا۔ سردست معلمی اور دائی جنائی کے پیشوں میں سند یافتہ و تجربہ کار ہندوستانی عورتوں کی تعداد افسوسناک طور پر بہت کم ہے۔ اور ان کی تعداد بڑھانے کی راہ میں بڑی بڑی رکاوٹیں ہیں۔ بہرحال عورتوں اور چھوٹے بچوں کی عام تعلیم ہندوستان کے دیہات میں اسوقت تک موثر نہیں بنائی جا سکتی۔ جب تک کثیر التعداد سند یافتہ و تجربہ کار معلمات بہم نہ پہنچائی جائیں۔ طبی اور دائی جنائی کی امداد کے فقدان سے عورتوں کو جو غیر ضروری تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ وہ ہولناک ہیں۔ ہندوستان میں عورتوں کے متعلق جو تحریک جاری ہے۔ وہ ترقی و عروج کی ضامن ہے۔ اور نتائج اگر حاصل ہوئے۔ تو بے اندازہ ہونگے۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ ہندوستان اسوقت تک منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک اس کی عورتیں تعلیم یافتہ شہرنیوں کی حیثیت سے اپنا مناسب فرض ادا نہ کریں۔

ہندوستان کی ریاستیں

کمیشن نے پہلی جلد میں ہندوستان کی ریاستوں کے متعلق جو ذکر کیا ہے وہ عمومی حیثیت سے کیا ہے۔ لیکن اس کا بیان ہے۔ کہ وہ اپنی رپورٹ کی دوسری جلد میں ان ترقیات پر بحث و تمحیص کریگا۔

افواج ہند کا مسئلہ

کمیشن کے ارکان نے مسئلہ افواج ہند پر بحث کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا ہے۔ کہ ان کی رائے میں بیرونی مدافعت کے متعلق ہندوستان کو بڑی تشویش اور اضطراب کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور شمال مغربی سرحدی صوبے کے حقیقی خطرات کا جو دربجہ متعمرات کی صورت میں انتہائی قوت پکڑ جائیں گے۔ سدباب کرنا پڑے گا۔ اندرونی تحفظ ایک اور غور طلب مسئلہ ہے۔ جو ہندوستان کے معاملے کو نہایت اہم بنا دیتا ہے۔ ایک تیسرا مسئلہ جو ہندوستان کے مسئلے کو کسی خود مختار نوآبادی کے مسئلہ سے ممیز کرتا ہے یہ ہے۔ کہ ہندوستان ایک بحر کے سامنے نہ صرف مذہبی اور حریف بلکہ نہایت مختلف فوجی حیثیت رکھنے والی قوموں کے مقابلہ کا ایک حیرت انگیز منظر پیش کرتا ہے۔ رپورٹ کی اس جلد میں ایک ایسا نقشہ دیا گیا ہے۔ جو جغرافیائی حیثیت سے ان ذرائع کو واضح کرتا ہے۔ جن سے افواج ہند کا سامان حرب حاصل کیا جاتا ہے۔ کمیشن کے ارکان کا خیال ہے۔ کہ سارے ہندوستان سے ایک انڈین نیشنل آرمی قائم کرنا جس کا ہر رکن با قبول کو اپنا رفیق سمجھے۔ جس کی ہندوستانی افسر مختلف قوموں کے افراد کی رہنمائی کریں۔ اور جس میں رائے عامہ کو عام اعتماد حاصل ہو نہایت مشکل کام ہے۔

بہت سے ہندوستانی سیاست دان شہریت کا زیادہ عام احساس پیدا کرنے کی سرگرم کوششیں کر رہے ہیں۔ اور تمام وہ لوگ جو ہندوستانی اتحاد کی ترقی کو تہ دل سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کوششوں سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ یہ تبدیلی آہستہ آہستہ ہوگی۔ اور یہ واضح امر ہے۔ کہ معمولی اور قدرتی معنوں میں ہندوستان ایک واحد قوم نہیں ہے۔ ہندوستان کی جنگی قوموں اور دوسری قوموں کے درمیان اختلافات پر غور کرنا بہت ضروری ہے۔ موجودہ حالات میں برطانی افواج اور برطانی افسروں کی موجودگی سے ہندوستان کی جنگی ضروریات بہم پہنچ رہی ہیں۔ اور اگرچہ یہ ضروریات ہندوستانی آبادی کے صرف ایک حصہ تک محدود ہیں۔ لیکن وہ ان کروڑوں انسانوں کے لئے موجب خطرہ نہیں ہو سکتیں۔ جو سول کاروبار کر رہے ہیں۔ بلحاظ ان نتائج کے احساس کے کہ اگر برطانی افواج واپس بلائی گئیں۔ اور ہندوستانی فوج جس میں ہندوستان کی صرف جنگی قومیں شامل ہوں۔ ان کی جگہ لے لیں تو کیا نتیجہ ہوگا۔

یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر صرف ہندوستانی فوجوں پر جو ایک خاص علاقہ اور خاص اقوام سے بھرتی کی جائیں گی۔ اندرونی نظام کو بحال اور قائم رکھنے کا بھروسہ کیا جائے۔ تو خود مختار ہندوستان کے پُر امن اتحاد کے لئے بے حد خطرہ ہوگا۔ کمشنر صاحبان لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں فوج کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سب سے زیادہ قابل غور امر یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی مجالس قانون ساز کے سامنے ذمہ دار وزراء کو ہندوستان کی مسلح افواج کی کافی تعداد کی رہنمائی سپرد کرنے سے پیشتر وطنی شرائط پوری کرنی لازمی نہیں۔ جب وہ دن آگیا۔ تو ایسے وزراء کے ماتحت مدافعت ہند کی ایک کمیٹی مقرر کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ موجودہ حالت میں ایسی کمیٹی بنانے کی تجویز کرنا اصلی مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ لیکن اگر ہندوستانی سیاستدانوں کے نزدیک یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ہندوستانی فوج کے مسئلہ کی حقیقی مشکلات کا مقابلہ کر سکیں۔ تو ان لوگوں کے لئے جو ان مشکلات کا احساس رکھتے ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس مسئلہ کو فضول سمجھکر مزید غور ترک نہ کریں۔ ان مشکلات کو ناقابل تسخیر سمجھنا ایک اہم مسئلہ ہے۔ کہ برطانیہ اس بات کا ثبوت دے۔ کہ وہ فوج میں اس قسم کی تبدیلیاں کرنے میں امداد دینے کی عملی طور پر آرزومند ہے۔ کیونکہ آخری منزل کا حصول ہر ایسے غیر ہندوستانی سیاست دان مطمئن نہیں ہو سکتے۔ ضروری ہے۔ یہ یقین نہیں کیا جا سکتا۔ کہ برطانیہ میں بھرتی کی گئی۔ فوجیں جن کے افسر بھی برطانی ہوں۔ آیندہ ہندوستان میں صرف مالی فائدہ کی غرض سے رہیں گی۔ ان افواج کا آخری اقتدار ہندوستانی وزرائے جنگ کے ہاتھ میں ہوگا۔ یا ایسی ہندوستانی کابینہ کے ماتحت ہوگا۔ جسے اسمبلی منتخب کریگی۔ ہندوستانی قوم پرست ہندوستان کی آئینی ترقی کے سلسلہ میں ہندوستان کے فوجی مسئلہ کو زیادہ اہمیت دینے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ بہرورلڈ بیرونی مدافعت کے مسئلہ کا جو حل کیا گیا ہے۔ اسے غور کرنے کے بعد مسترد کر دیا گیا ہے۔

کریم پور ضلع جالندھر میں کامیاب مباحثہ

۸ اشخاص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے

موضع کریم پور میں ۲۵ و ۲۶ مئی کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حیات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور مولوی عبدالواحد صاحب کشمیری تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی اسد اللہ صاحب سہارنپوری معہ دیگر چند قریب علماء کے۔ مناظرہ مابین مولوی اللہ دتا صاحب اور مولوی اسد اللہ صاحب ہوا۔ غیر احمدی مولوی صاحب آخیر وقت تک کوئی جواب نہ دے سکے۔ بلکہ بار بار یاد دلانے پر بھی اس طرف نہ آسکے۔ علاوہ ازیں احمدی مناظر نے متعدد مطالبات کئے۔ جن کا کوئی جواب ممکن نہ تھا۔ الحمد للہ حق کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ غیر احمدی علماء کو چونکہ اس دن اپنی ہزیمت کا احساس ہو چکا تھا۔ اسلئے اپنی شرمندگی کو مٹانے کے لئے یہ چال چلے۔ کہ دوران مناظرہ میں ۱۳ غیر احمدیوں کو بلا کر ان سے توبہ کا اقرار لیا۔ کریم پور کی احمدی جماعت نے جب اس فریب کی قلعی کھولی۔ اور بیان کیا۔ کہ ان میں سے ایک بھی احمدی نہ تھا۔ بلکہ سب مخالف غیر احمدی تھے۔ اور ہیں۔ تو غیر احمدی پریذیڈنٹ جلسہ مولوی عبداللہ نے کہا۔ "ہم نے یہ نہیں کہا۔ کہ یہ احمدی تھے۔ یہ غیر احمدی ہی تھے۔ مگر دل میں کچھ متردد تھے۔ اب یہ غیر احمدی رہیں گے جب اس کی بھی حقیقت کھولی گئی۔ تو ان لوگوں کو سخت ندامت ہوئی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا کا منظر دکھایا۔ اور اسی وقت جبکہ سارے مولوی صاحب آخری تقریر کر رہے تھے۔ ۸ نوجوان میدان مناظرہ میں آئے۔ اور احمدیت کا اعلان کیا۔ مباحثہ کے بعد دوسرے روز اور ۸ آدمیوں نے بیعت کی۔ مباحثہ کے بعد عصر اور رات کے وقت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور مولوی

حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد

جون سنہ ۱۹۴۳ء کا پہلا ہفتہ ہماری جماعت کے لئے ایک عجیب امتحان اور ابتلاء کا ہفتہ تھا۔ اور سلسلہ کی تاریخ میں یہ ہفتہ ہمیشہ ایک عظیم الشان باب کے آغاز کا ہفتہ ہوگا۔ جماعت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد و ہدایت کی تعمیل میں روزہ کے مجاہدہ میں مصروف تھی۔ روز دوشنبہ تھا۔ کہ لاہور کے اخبار ٹربیون نے ۳۱ مئی ۱۹۴۳ء کی ایک خبر شائع کی جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح (متعنا اللہ بطول حیاتہ) حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث فوت ہو گئے

یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ اور قدرتی طور پر جماعت کے خرمن سکون و اطمینان پر اسنے بجلی گرائی۔ زبان برق کے ذریعہ قادیان اور دوسرے مقامات کے درمیان سلسلہ گفتگو شروع ہوگیا۔ بظاہر یہ ایک معمولی صحافتی بدحواسی کہی جاسکتی ہے۔ لیکن اس جھوٹی خبر کی اشاعت نے میرے دل و دماغ پر جو اثرات چھوڑے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ انہیں شائع کر دوں۔ شاید کوئی ذوق سلیم رکھنے والی روح اس سے فائدہ اُٹھائے۔

میں نے اس خبر کو کس طرح سُنا

میں حسب معمول اپنے دفتر کے برآمدہ میں بیٹھا تھا۔ کہ مکرمی مولوی فقیر علی صاحب اسٹیشن ماسٹر گھبرائے ہوئے بھاگے چلے آتے ہیں۔ میں محسوس کرتا تھا۔ کہ گھبراہٹ میں ان کا قدم باوجود کوشش کے پوری تیزی سے نہیں اُٹھ رہا۔ مجھ سے ابھی وہ فاصلے پر تھے۔ کہ میں نے پوچھا خیر تو ہے۔ انہوں نے کہا۔ حضرت صاحب کی طبیعت کیسی ہے۔ میں نے جواب دیا۔ اچھی ہے۔ مگر میرے کہنے سے ان کی تسلی نہیں ہوئی۔ وہ بھاگے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ لاہور میں کسی بدمعاش نے جھوٹی خبر اڑا دی ہے۔ میں اندازہ کرتا تھا۔ کہ ان کے منہ سے موت کا لفظ نہیں نکلتا۔ میں نے کہا۔ کہ کیوں تم نے سٹیشن پر ہی اس کی تردید نہ کر دی۔ انہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور بھاگتے چلے گئے۔

محبت کا کرشمہ

میں نے اس نظارہ کو دیکھا۔ اور تعجب کیا۔ کہ یہ قادیان میں موجود تھے۔ اور ان کو علم تھا۔ پھر انہوں نے اس خبر کی تردید کے لئے شہر آنے کی کیوں ضرورت سمجھی مگر معاً میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ محبت کا ایک کرشمہ ہے۔

عظیم الشان بشارت

وہ وجود جس کے متعلق بدباطن دشمن نے موت کی خبر مشہور کی ہے۔ اتنا عزیز اور اتنا گرانمایہ ہے۔ کہ اس کی زندگی کے لئے لاکھوں زندگیاں قربان کی جانی آسان ہیں۔ اس کی زندگی اور حیات کے ساتھ ایک فرد ایک خاندان ایک قوم کی زندگی وابستہ نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ قوموں اور ملکوں کی زندگی کا تعلق ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ بشارت اس کی پیدائش سے بھی پہلے دی تھی۔ کہ

وہ جس کا نزول بہت مبارک ہے۔ اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیا۔

اِس عظیم الشان بشارت کو پڑھو۔ اور بار بار پڑھو۔ بلکہ میں اپنے دوستوں سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اسے جلی قلم سے لکھوا کر اپنے سامنے لگوا رکھیں۔ تاکہ بار بار اس بیان کی نظر پڑتی رہے۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت موعود کا بھی اسی میں پتہ دیا ہے۔ جو اس کے مرفوع ہونیکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور اس وجود کی جو عظمت اور قدر ہے۔ میں اس پر اس وقت بحث نہیں کروں گا۔ صرف ایک امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اسی بشارت میں اس کے مرفوع ہونے کے وقت کی طرف ایسے پیارے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ کہ اس پر غور کرتے وقت ایمانی بشاشت کی ایک برقی رو قلب میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیا۔ اس کی ذات اور وجود کے ساتھ بعض خاص امور وابستہ ہیں۔ اور وہ قوموں کا اس سے برکت پانا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پانا۔ اور اسیروں کا رہائی پانا وغیرہ ہے۔ غرض یہ پیشگوئی بتاتی ہے۔ کہ اس کا وجود اس کی زندگی کسی ایک فرد ایک خاندان ایک ملک یا قوم کے لئے موثر نہیں بلکہ ملکوں اور قوموں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔

بدباطن دشمن نے اس جھوٹی خبر کی اشاعت سے یقین کر لیا ہوگا۔ کہ یہ وار شاید جماعت میں افراتفری پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے لئے تفاصت الوجوہ کی تعزیر پہلے سے مقدر کر رکھی تھی۔ اسے اس جھوٹی خبر کی اشاعت اور سازش کی کامیابی پر اگر وقتی خوشی ہوئی ہوگی۔ تو خدا تعالیٰ کی ابدی لعنت کی سزا وہ ہمیشہ بھگتے گا۔

جماعت نے یہ خبر کس طرح سُنی

یہ خبر "ٹربیون" میں شائع ہوئی۔ اور جہاں جہاں ٹربیون پہنچا۔ قدرتی طور پر جماعت کے جس فرد نے اسے سُنا یا پڑھا اس کے اندر محبت اور ایمان کے جذبات کا ایک مقابلہ شروع ہوگیا۔ ایمانی رنگ میں وہ محسوس کرتا تھا۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ لیکن محبت کے جذبات اپنی پوری قوت کا مظاہرہ کر کے اس کے قلب کو بے چین اور بے قرار کر رہے تھے۔ اور وہ اپنے اس فیصلہ کو کہ خبر غلط ہے۔ صحیح سمجھتے ہوئے بھی صبر نہیں کر سکتے تھے۔ جب تک اپنی آنکھوں سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نہ دیکھ لیں۔ چنانچہ بعض نے تاروں کے ذریعہ خبر دریافت کی۔ اور پھر تار کے جواب میں اپنے اندازہ کے موافق انتظار کیا۔ اور بالآخر انتظار کی زحمت گوارا نہ کر کے قادیان روانہ ہو پڑے۔

میں جو راستہ پر بیٹھتا ہوں۔ ان آنے والوں کو دیکھتا تھا۔ کہ وہ محبت و اخلاص کے پیکر ہیں۔ انہیں دوران سفر میں اس خبر کا افتراء ہونا کُھل چکا تھا۔ مگر ان کی بیقراری ہر آن بڑھ رہی تھی۔ اور یہ صرف اعجاز محبت تھا۔ یہ دوست اپنی اسی بے قراری میں قصر خلافت کی طرف بھاگے جا رہے تھے۔ میں نے دیکھا۔ بعض ان میں ایسے بھی تھے۔ کہ انہوں نے اس سفر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ ان طبعی تقاضوں پر بھی محبت کا غلبہ تھا۔ جب تک قصر خلافت میں جاکر انہوں نے اپنے امام کو دیکھ نہ لیا۔ اور مصافحہ اور معانقہ کی سعادت حاصل نہ کر لی۔ ان کے دل بیقرار کو قرار نہ آیا۔

میں نے اس نظارہ کو دیکھا۔ اور یہ راز مجھ پر منکشف ہوگیا۔ کہ خلافت کی کیا ضرورت ہے۔ اور کمال ایمان یہی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ قلبی محبت میں کمال ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی حالت

حضرت خلیفۃ المسیح کی حالت ان دوستوں سے ایک الگ رنگ رکھتی تھی۔ آپ کو اس خبر کا کوئی غم نہ تھا۔ بلکہ جو تکلیف تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ اس خبر نے میرے دوستوں کو تکلیف دی۔ آپ ان کے مالی نقصان۔ ان کی ذہنی اور روحانی تکلیف کو اس طرح پر محسوس کرتے تھے۔ کہ گویا آپ پر وارد ہوئی ہے۔ طبعی طور پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ دوستوں کو جو خوشی حضور کو اپنی آنکھ سے دیکھ لینے میں ہوئی ہے۔ اس سے خوشی ہوتی۔ خوشی تو تھی۔ مگر آپ کو یہ تکلیف بھی تھی۔ کہ میرے وفادار دوست اور خادم تکلیف سفر برداشت کر کے آئے۔ اور ان میں سے بعض کے کاروبار کا حرج ہوا۔

آپ گویا خوشی اور تکلیف کے متضاد جذبات کا ایک وقت واحد نمونہ بنے ہوئے تھے۔ یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ اور نفسیات پر غور کرنے والی طبیعتیں اس سے لطف اندوز ہو سکتی ہیں۔

قوم میں نئی زندگی

پُرانے خیال کے مطابق جس شخص کی وفات کی خبر اس کی زندگی میں مشہور ہو۔ اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ یہ خیال اپنے اندر کوئی حقیقت نفس الامر میں رکھتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس میں شُبہ نہیں۔ کہ اس شخص کو یہ ضرور معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے دوستوں اور دشمنوں کی کیا کیفیت ہو گی؟ مَیں اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بہت بڑی قربانی یقین کرتا ہوں۔ اسس قربانی کی تقریب محض اس جھوٹی افواہ سے پیدا ہو گئی۔ آپ کو تکلیف اور رنج کے ایک لمبے سلسلہ سے گذرنا پڑا۔ جو آپ کو اپنے خدام کی تکلیف ذہنی کے احساس سے ہوا۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس قربانی نے قوم میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی۔ لوگوں کے ایمان میں ترقی ہوئی۔ اور انہوں نے خلافت کی ضرورت اور موجودہ خلیفہ کی ذات کے متعلق ایک بصیرت افروز ایمان حاصل کیا۔ اور اب انہیں اس کے لئے ہر ایک قربانی سہل اور آسان معلوم ہونے لگے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں خدا تعالیٰ کے روز افزوں فضلوں کی جاذب بنیں گی۔ اور جماعت کی ترقی اس کی تربیت اور اسے منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے آپ کا قدم بہت تیز ہو جائیگا۔ دشمنوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ اس قسم کے مفتریات سے وہ خدا کی قائم کردہ جماعت کو پریشان نہیں کر سکتے۔ بلکہ ایسی ہر بلا جماعت کے قدم کو مضبوط تر کریگی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی اپنی جماعت کے ایمان اور اخلاص کا پتہ لگ گیا۔ گو آپ پہلے سے بھی جانتے تھے۔ یہ جماعت کے امتحان کا ایک وقت تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس امتحان میں جماعت کو کامیاب کیا۔

دشمن عبرت پکڑیں

بدباطن دشمن اس واقعہ سے عبرت کیا پکڑیں۔ وہ شیطان کے ہاتھ میں کھیلتے ہیں۔ اسلئے وہ اس مادی اور ذہنی نقصان پر خوش ہو لیں گے۔ جو اس شرارت کی وجہ سے جماعت کو انہوں نے پہنچایا۔ مگر انہیں معلوم نہیں۔ کہ مومن کا قدم تو آگے بڑھتا ہے۔ اس جھوٹی افواہ نے جماعت کی ہمت اسکے اخلاص اور حوصلہ کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اور اب وہ خصوصیت سے حضرت کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیگی۔ اور آپ کے جاری کردہ کاموں کی تکمیل اور آپ کے فیوض سے بہرہ ور ہونے کے لئے پوری مستعدی سے کام لیگی۔ اور سب سے ضروری چیز جس کی طرف اسے اب توجہ ہوئی ہے۔ وہ

موجودہ شورش کے خلاف احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ لدھیانہ

انجمن احمدیہ لدھیانہ نے ایک خاص اجلاس منعقدہ ۲۱ر مئی ۱۹۳۰ء میں حسب ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے۔

(۱) جماعت احمدیہ لدھیانہ کانگریس کی موجودہ تحریک سول نافرمانی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اسے ملک کے بہترین مفاد کے لئے مضر خیال کرتی ہے۔ وطنی محبت اور سول آزادی کی جائز خواہشات کے باوجود ہم وائسرائے کو یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم اپنے واجب الاطاعت امام کی ہدایات کے ماتحت افسران متعلقہ سے تعاون کے لئے آمادہ ہیں۔ اور قیام امن کے لئے ہر جگہ اور ہر نوع کی خدمت بجا لانے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اس پیشکش کو رسمی نہیں سمجھا جائیگا بلکہ جب بھی ضرورت پیش آئیگی۔ حکام ہمیں اس بات کے لئے عملاً مستعد پائینگے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب اور مقامی افسران کو بھیجی جائیں۔

جماعت احمدیہ مونگھیر

ایک جلسہ عام میں طے پایا۔ کہ احمدیہ ایسوسی ایشن مونگھیر جس کا تعلق جماعت احمدیہ قادیان سے ہے کے ممبر موجودہ سول نافرمانی کی تحریک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور باوجودیکہ جائز آزادی کی خواہش میں ہم کسی دوسرے سے پیچھے نہیں۔ لیکن قانون شکنی اور شورش پسندی کو نہایت ہی ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ملکی اخلاق کو تباہ کرنے والی اور ملکی مفاد کے لئے ضرر رساں ہے۔ اور اپنے مقدس امام کی ہدایات کے ماتحت اس کے مقابلہ کے لئے ہم حکام سے تعاون کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ محض ظاہرداری نہیں۔ بلکہ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اس فتنہ انگیزی کی روک تھام کے لئے حکام متعلقہ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائینگے۔

جماعت احمدیہ جہلم

۲۳ر مئی جماعت احمدیہ جہلم کے ایک اجلاس عام میں طے پایا۔ کہ ہم حکومت کے خلاف موجودہ تحریک کی مذمت کرتے ہیں۔ اور باوجودیکہ آزادیٔ وطن کی خواہش میں ہم کسی سے کم نہیں۔ مگر موجودہ ناجائز ذرائع چونکہ اخلاق سوز اور ملکی مفاد کے لئے خطرناک ہیں۔ اس لئے ہر طریق پر حضرت خلیفۃ المسیح کے احکام کے ماتحت اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ بوقت ضرورت اگر افسران نے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ تو انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ محض ادعا ہی نہیں۔ بلکہ ہم عملاً بھی اس کے لئے تیار ہیں۔

اس ریزولیوشن کی نقول وائسرائے۔ گورنر پنجاب نیز ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم کو ارسال کی جائیں۔

جماعت احمدیہ فیروزپور

مرزا ناصر علی صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل کی صدارت میں ۱۳ر مئی کو جلسہ عام میں متفقہ طور پر جماعت احمدیہ نے پاس کیا۔ کہ

(۱) ہم کانگریس کی تحریک سول نافرمانی کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اسے ملکی آئندہ بہبودی اور ترقی کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔

(۲) جمعیۃ العلماء نے اپنے اجلاس امروہہ میں مسلمانوں کو کانگریس میں شریک ہونے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسے اسلامی تعلیم کے خلاف یقین کرتے ہیں۔

(۳) جماعت احمدیہ فیروزپور اپنے پیشوا کی دانشمندانہ رہنمائی میں اس شورش کے مقابلہ اور ملکی فضاء کو بہتر بنانے کے لئے حکام سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

(۴) اس کارروائی سے وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروزپور کو مطلع کیا جائے

جماعت احمدیہ بھیرہ

جماعت احمدیہ بھیرہ نے ۳۰ر مئی کو ایک جلسہ کر کے حسب ذیل قراردادیں منظور کیں۔

(۱) ہم حکومت کے خلاف موجودہ شورش کو جو امن کے لئے مضر ہے۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگرچہ آزادیٔ وطن کی خواہش ہمارے دل میں کسی سے کم نہیں۔ مگر چونکہ موجودہ قانون شکنی ہمارے نزدیک ملک کو نقصان پہونچانے کا موجب ہو گی۔ اور اخلاق کو تباہ کر دیگی۔ اس لئے ہم اپنے آقا و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے منشا کے مطابق اسے فرو کرنے کے لئے حکام بالا دست کو ہر ممکن امداد پہونچانے کے لئے تیار ہیں۔

(۲) اس کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سب انسپکٹر پولیس بھیرہ اور نیز پریس کو ارسال کی جائیں *

* اسکے علاوہ جماعت احمدیہ بھیرہ نے باقاعدہ والنٹیر تیار کئے ہیں۔ جو ایسے مواقع پر کام آسکیں۔ اور بذریعہ تار اس کی اطلاع وائسرائے اور گورنر پنجاب کو دیدی ہے *

ایک پادری صاحب کے اعتراضات کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

نزول مسیح

اعتراض نمبر ۷۔ قرآن شریف میں آیت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہٖ سے ظاہر ہے کہ عیسٰی علیہ السلام مرے نہیں۔ اور یہ کہ وہ قبل از قیامت نزول فرمائینگے۔ اور تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائینگے۔ اور بانیٔ اسلام سے ابوہریرہ نے اس کے مطابق روایت کی ہے کہ اس آیت کا منشا یہی ہے۔ کہ اس آیت سے ابن مریم کا نزول آخری زمانہ میں ثابت ہوتا ہے۔

جواب:۔ (۱) آیت موصوفہ کے وہ معنے جو پادری صاحب نے کئے ہیں۔ وہ قرآن کریم کے رو سے اور واقعات کے لحاظ سے صحیح اور درست نہیں۔ اوّل اس لئے کہ قرآن میں آیت وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسیح کے تابعدار مسیح کے کافروں پر قیامت تک غالب رہینگے۔ اس سے صاف واضح ہے۔ کہ قیامت تک جیسے مسیح کے تابعداروں کا وجود قائم رہے گا۔ ویسے ہی مسیح کے کافروں اور منکروں کا وجود باقی رہیگا۔ اب اس نص صریح کے خلاف یہ معنے کرنا کہ قیامت سے پہلے پہلے کسی زمانہ میں مسیح کا کوئی منکر نہیں رہیگا۔ بلکہ سب کے سب مومن ہوجائیں گے۔ قرآن کریم پر بوجہ اختلاف پیدا کرنے کے حملہ ہے۔ دوسرے اس لئے کہ قبل موتہٖ کی دوسری قرأت جیساکہ تفسیر بیضاوی وغیرہ میں ہے۔ قبل موتھم بھی آئی ہے۔ اس قرأت سے بلحاظ معنے کے خاص فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے۔ کہ قبل موتہٖ کی ضمیر کے مرجع قرار دینے میں جو دقت واقع ہوسکتی ہے کہ موتہٖ کی ضمیر کا مرجع کونسا ہے۔ آیا مسیح یا اہل کتاب یہ دقت دور ہوگئی۔ کیونکہ دوسری قرأت میں موتھم کی ضمیر جمع کا مرجع بلاریب اہل کتاب ہی ہوسکتے ہیں۔ نہ مسیح۔ کیونکہ ضمیر جمع ہے نہ واحد۔ اور ضمیر جمع کا مرجع جمع ہوسکتا ہے نہ واحد۔ پس اس صورت میں بھی پادری صاحب کے پیش کردہ معنے صحیح اور درست ثابت نہ ہوسکے۔ تیسرے اس لئے۔ کہ حضرت ابوہریرہ کا قول جو آیت موصوفہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے لئے بطور تائید پیش کیا گیا ہے۔ اس سے بصورت تائید حدیث یہ معنی نہیں ثابت ہوتے۔ جو پادری صاحب نے پیش کئے۔ کیونکہ حدیث میں نزول ابن مریم کے مسئلہ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ کہ امامکم منکم یعنی آنے والا مسیح موعود تمہارا امام ہوگا۔ اور اسے امت محمدیہ کے لوگو وہ تم میں سے ہی ایک ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ کا قول اس حدیث کی تائید میں اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ کہ قول اور استشہاد از آیت حدیث کے موافق پایا جائے۔ نہ کہ مخالف اور موافق ایسی صورت میں تو ہو نہیں سکتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں۔ آنیوالا مسیح موعود محمدی ہوگا۔ اور ابوہریرہ فرمائیں۔ کہ نہیں وہ تو مسیح اسرائیلی ہوگا۔ اس سے تو صحابی کا قول نبی کے قول کے مخالف ٹھہرتا ہے۔ جو صحابی کی شان کے مخالف اور سخت غیر مناسب ہے۔ پس تائید کی صورت انہی معنوں میں ہوسکتی ہے۔ کہ آیت موصوفہ ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہٖ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدًا۔ تک کے الفاظ کو زیر نظر رکھکر یوں معنے سمجھے جائیں۔ کہ اس آیت کے آخری فقرہ سے مسیح کا شہید ہونا قیامت کے لئے فرمایا گیا ہے نہ کہ قبل قیامت کے لئے۔ اور قیامت کے دن میں مسیح کا شہید ہونا سورۂ مائدہ کی آخری آیات میں بالفاظ کنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم مذکور ہے۔ جن میں بتلایا گیا۔ کہ عیسائیوں کا بگڑنا اور توحید کی جگہ تثلیث کا عقیدہ اختیار کرنا بقول مسیح علیہ السلام یہ مسیح کی وفات کے بعد ظہور میں آیا۔ نہ قبل از وفات۔

پس حضرت ابوہریرہ کا آیت موصوفہ کو حدیث کی تائید میں بطور استشہاد پیش کرنا انہی معنوں میں درست ثابت ہوسکتا ہے۔ کہ حدیث اور قول کے درمیان تخالف کی صورت واقع نہ ہو اور تخالف کی صورت اسی طرح رفع ہوسکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا یہ مطلب کہ آنے والا مسیح موعود محمدی ہوگا۔ نہ اسرائیلی۔ اس کے ساتھ ابوہریرہ کے استشہاد از آیت کا یہ مفہوم صحیح سمجھیں۔ کہ مسیح اسرائیلی قیامت کے دن شہید ہوگا نہ کہ قبل از قیامت۔ اور جب یہ واضح ہوگیا۔ کہ مسیح محمدی جو آنے والا موعود ہے۔ وہ قبل از قیامت نزول اور ظہور فرمانے والا ہے۔ جیساکہ حدیث سے ظاہر ہے۔ [4]

وصیتیں

نمبر ۳۱۱۷۔ میں تاج محمود ولد میاں عبدالرحیم قوم ڈوہا خوجہ پیشہ ملازمت غیر سرکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن چنیوٹ ڈاکخانہ وتحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۲۹ کو۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک مکان پختہ واقعہ چنیوٹ محلہ راجن پورہ میں ہے جس کا میں واحد مالک ہوں۔ (۲) ایک چوتھائی دوکان مع برآمدہ بازار کلاں چنیوٹ میں ہے۔ جو شرقی لائن بازار میں ہے۔ اور جس کے دیگر حصہ داران اولاد میاں قطب الدین سہگل اور اولاد میرے بھائی سلطان محمود کی ہے۔ جس کی تخمینًا قیمت سوا صد روپیہ منجملہ پانچ صد کل قیمت کے ہے۔ قیمت کل حصہ مظہر مکان مندرجہ ۱ بارہ ہزار پانچصد روپیہ ۱۲۵۰۰ ہے اور حصہ دوکان مندرجہ ۲ ۱۲۵ روپیہ ہے۔ کل قیمت ۱۲۶۲۵/- ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی قیمت مبلغ ایک ہزار دو سو باسٹھ روپیہ آٹھ آنہ ہے ۱۲۶۲-۸-۰ اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس رقم سے مبلغ گیارہ صد روپیہ سنہ ۱۹۲۹ء میں ادا کر چکا ہوں۔ باقی ۱۶۲/۸/- میں انشاءاللہ ادا کردونگا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت جس قدر اور میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۲/۱۱/۲۹ بمقام چنیوٹ۔ العبد۔ حاجی تاج محمود موصی۔ گواہ شد محمد حسین ولد میاں نور احمد گواہ شد۔ مولا بخش مگو احمدی سکنہ چنیوٹ۔ گواہ شد۔ نذر محمد ساکن چنیوٹ۔

نمبر ۳۱۴۳:۔ میں فیروز الدین ولد میاں رحیم بخش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت سنہ ۱۹۲۴ء ساکن موضع جوڑہ سنگھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۲۹ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۵۲/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۳۰/۱۲/۲۹

العبد:۔ فیروز الدین حالوارد قادیان۔

گواہ شد:۔ محمد شریف وکیل منٹگمری حالوارد قادیان۔

گواہ شد:۔ مولا بخش ولد عظیم بخش دبگوال حالوارد قادیان۔

---

[4] ابوہریرہ کے استشہاد سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مسیح اسرائیلی قبل از قیامت آنیوالے نہیں۔ بلکہ قیامت کے روز انکا شہادت دینا ...

ثریا کے متعلق

... کے مشہور نقاد و انشاء پرداز سید عابد علی صاحب
... اے۔ ایل۔ ایل۔ بی فرماتے ہیں:۔
ثریا:۔ ایک دلفریب معاشرتی افسانہ۔ ہندوستان کی مشہور
... نگار مصنفہ نذر سجاد حیدر کی تصنیف لطیف ہے۔ اہل ذوق
... حیدر کی تحریر کی لطافت اور دلکشی سے واقف ہیں۔ ان کے
... راز کلام کی دلربائی ادبی دنیا سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔
... تو ان کی ہر تصنیف اس پختہ کار ذوق کی آئینہ دار ہے۔ جو انکو
... رت کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ثریا میں بعض
... بال ایسی جمع ہو گئی ہیں جسکی وجہ سے یہ کتاب ایک بدیع المثال
... رنامہ بن گئی ہے۔ اگر آپ جذبات کی تحلیل نفسی معاشرت کے مختلف
... لوؤں کے فلسفیانہ حل انداز تحریر کی دلکشی کو پسند کرتے ہیں۔ تو
ثریا پڑھئے۔ جو ۱۹۲۹ء کی بہترین تصنیف ہے۔ ثریا دوسرے اصلاحی
افسانوں کی طرح بے کیف و خشک پند و نصائح کا مجموعہ نہیں ہے
بلکہ فن افسانہ نگاری کا بہترین نمونہ ہے مصنفہ نے اپنی تخلیقی قوتوں
سے کام لیکر ایسے ایسے افراد تخلیق کئے ہیں۔ جو نہ صرف جیتے جاگتے
محسوس ہوتے ہیں۔ بلکہ زندہ انسانوں سے بھی زیادہ دلکش اور اثر انگیز
ہیں۔ ثریا کی قیمت ۱۲؍ ہے۔ جو دفتر اخبار دور جدید میکلوڈ روڈ لاہور سے مل
سکتی ہے

دیکھئے انگریزی کتنی آسان ہو گئی

منشی غلام جیلانی صاحب احمدی و رئیس پریسیڈنٹ پوسٹمین
اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین لاہور فرماتے ہیں۔ کہ جدید
انگلش ٹیچر واقعی ایک نادر کتاب ہے۔ معمولی لکھا پڑھا انسان
تھوڑے سے عرصہ میں خاص قابلیت پیدا کر سکتا ہے چند یوم کی محنت سے
مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔ فاضل مصنف کو خدا جزائے خیر دے جس کی
کتاب سے انگریزی سیکھنے والوں کی بہت سی مشکلات
رفع ہو گئیں:۔
جناب محمودہ اختر صاحبہ بنت خواجہ
محمد عباداللہ صاحب بی۔ اے
تحصیلدار پاکپٹن فرماتی ہیں:۔

> اگر ایک لائق استاد کا کام نہ دے۔ تو کل قیمت معہ محصول ڈاک واپس

جدید انگلش ٹیچر قابلقدر تالیف ہے۔ پردہ دار
گھروں میں اردو دان لڑکیاں اگر انگریزی سیکھنا
چاہیں۔ تو اس سے بہتر استاد نہ ملے گا:۔
قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ جو اس کی
گوناگوں اور بے نظیر خوبیوں کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں
کتب فروشوں کو معقول کمیشن:۔

قمر برادرز (الف) شملہ

زمیندار احباب کے لئے نادر موقعہ

ایک چاہ جو کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی فارم کے متصل ہے۔ ٹھیکہ پر دینے کی ضرورت ہے۔ اراضی ۱۸ گھماؤں ہے۔ کنواں پر دو رہٹ لگے ہوئے ہیں۔ معاملہ ۱۲؍ روپیہ فی گھماؤں ہوگا۔ مالک کافی ضمانت ملنے پر ایک اونٹ اور دو جوڑی بیل نصف قیمت پیشگی لے کر باقی بعد میں ادائیگی کی شرط پر دے دیگا۔ ٹھیکہ ۵ سال کے لئے ہوگا۔ جو زمیندار احباب قادیان میں ہائش کے خواہشمند ہیں۔ ان کے لئے نادر موقعہ ہے جلد درخواستیں ارسال کریں:

خاکسار
محمد عبداللہ خان
قادیان

ضرورت ہے

ایسے امیدواروں کی۔ جو گورنمنٹ ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنیکے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں:

پتہ:۔ امپیریل ٹیلیگراف کالج کشمیری گیٹ دہلی

انعامی ادویہ

عطر اور تیل

(انعام) ہم اپنے گاہکوں کو ہر ماہ قرعہ کے ذریعہ سے پانچ تین اور دو روپے کی جو چیزیں وہ پسند کریں۔ انعام کے طور پر دیتے ہیں۔ آپ فوراً آرڈر بھیجدیں۔ شاید اس ماہ کا انعام آپ کو ہی مل جائے۔

کنارسی رونس۔ نہایت بیش قیمت کشتہ اور ادویہ سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دلکو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اور کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ اور اس کے متعلق ہر قسم کے امراض کی تیر بہدف دوا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل کا ٹھہرنا یا اسقاط ہو جانا۔ بچہ کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانا نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت باوجود سب خوبیوں کے دو روپے فی شیشی ہے۔ معہ محصولڈاک تین شیشی ۵؍ اور چھ شیشی ۹؍ ہے

سرمہ نورانی۔ آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ گکرے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی دھندلا۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت دو روپے فی تولہ۔

دلکشا سنون۔ دانتوں اور مسوڑوں کی خرابی کو آجکل کی تحقیقات میں نصف بیماریوں کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ہے بھی درست۔ تبھی تو مذہب نے بھی مسواک پر اس قدر زور دیا ہے دلکشا سنون دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو کا ازالہ اور دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑا لگنے کو دور کرنے کے لئے اور درد دندان کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍

دلکشا کریم۔ منہ اور ہاتھوں کو نرم رکھنے۔ رنگ کو نکھارنے جلد کے پھٹنے۔ داغوں۔ دانوں تلوں اور پھنسیوں کا یونانی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍

دلکشا ہیر آئل۔ بالوں کی صحت کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کیلئے بھی دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بعض یعنی سکری کیلئے بھی مفید ہے پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تیل سائنٹیفک اصول کے ماتحت بادام روغن۔ زیتون اور دوسرے تیلوں کو ملا کر قیمتی ادویہ سے تیار کیا گیا ہے۔ اور خوشبو کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲؍ فی شیشی تین شیشی کے خریدار سے بجائے سواروپے کے سوا روپے وصول کئے جائینگے:۔

دلکشا عطر۔ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئی طرز پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھول کے مشابہ ہو۔ ۴؍ سے لیکر آٹھ روپے تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر دیکر خود ہی ہمارے عطروں کی خوبی کا تجربہ کر لیں۔ فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگی:۔

نوٹ۔ جو احمدی ڈاکٹر سند یافتہ ہونگے۔ ان کو دوائیوں کے نمونے مفت بھیجے جائیں گے:۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

اقتباسات

ساردا قانون اور وائسرائے ہند

ساردا قانون کے متعلق ابتک وائسرائے ہند نے کوئی ایسا ذمہ دارانہ جواب نہیں دیا۔ جیسا کہ حال میں شائع ہوا ہے۔ آپ نے خلیفہ قادیان کے جواب میں لکھا ہے کہ "ساردا قانون کی نسبت جو باتیں آپ نے کہی ہیں۔ ہز ایکسیلنسی نے ان کو خاص دلچسپی سے پڑھا۔ انھوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ خیالات چونکہ ایک مذہبی جماعت کے سردار نے پیش کئے ہیں۔ اس لئے غائر فکر و توجہ کے لائق ہیں۔ حکومت نے حال ہی میں ساردا ایکٹ اور بعض پرائیویٹ مسودہ ہائے قانون کی نسبت (جن کا مسودہ اراکین مرکزی مجلس مقننہ نے کیا ہے۔ یا جو ان کی طرف سے پیش کئے ہیں) صوبہ واری حکومتوں سے مشورہ کیا ہے۔ ان کے جوابات آنے پر صورت حال پر غور کیا جائیگا اور غور کے ساتھ جائزہ لیا جائیگا"

اس ذمہ دارانہ جواب کے بعد ناممکن ہے۔ کہ ساردا ایکٹ اپنی موجودہ حیثیت میں قائم رہے۔ یہ باتیں صرف اسی وقت لکھی اور شائع کی جاتی ہیں۔ جب اندرونی طور پر کچھ طے کر لیا جاتا ہے۔ لہذا ہمیں امید ہے۔ کہ آئندہ اجلاس اسمبلی کے بعد اس بلا سے مسلمانوں کی شریعت اور مسلمان آزاد ہو جائیں گے۔ اس بل کے اگرچہ موجد ہندو تھے۔ اور انھوں نے ہی اس قانون کو پیش کیا تھا۔ لیکن حکومت نے ہندوؤں کی تائید کر کے مسلمانوں کا غصہ اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ ہمارے خیال میں یہ بھی ہندو اکثریت کی ایک ہوشیاری تھی۔ امید ہے۔ کہ حکومت بھی آئندہ اس سے متنبہ ہو جائیگی۔ اور وہ ہندو اکثریت کے اصرار سے کوئی ایسا قانون منظور نہ کریگی۔ جو کسی اقلیت کے مذہبی و شرعی حقوق میں مداخلت ہو۔ (الامان ۹؍ جون ۱۹۳۰ء)

احمدیوں کی مخالفت کا غلط طریقہ

مباہلہ والوں نے بات کا بتنگڑ بنا کر قادیانی احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ اپنی غیر معقولیت کی وجہ سے ناکام ثابت ہو رہا ہے۔ کانگریس والے بھی آجکل خصوصیت سے احمدیوں کے خلاف ہیں۔ کیونکہ احمدیوں کا آرگن "الفضل" بھی ہاتھ دھو کر کانگریس کے موجودہ پروگرام کی دھجیاں اُڑا رہا ہے۔ لیکن امام جماعت احمدیہ قادیان کی فوری وفات کی خبر چھاپ کر اہل مباہلہ یا اہل کانگریس یا ان کے کسی اور مخالف نے جو شرارت کی ہے اس پر ہر طرف سے اظہار رنج و افسوس ہو رہا ہے۔ ۱۰؍ جون کے الفضل کے غیر معمولی پرچہ نے اس خبر کی تکذیب و تردید کر دی ہے۔ ہم الفضل کے ان الفاظ کے ساتھ متفق ہیں۔ کہ اس شرارت میں ضرور کوئی سازش ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ شرارت کرنے والوں کا پتہ لگا کر انکو قرار واقعی سزا دے۔

(کشمیری ۱۷؍ جون ۱۹۳۰ء)

سکھ دھرم میں گائے کی پوزیشن

گیانی لال سنگھ سمندری کو سکھ قوم میں بہت اصحاب جانتے ہونگے۔ ان کا تعلق "ببر شیر" "قومی درد" وغیرہ اخبارات سے رہ چکا ہے۔ انہوں نے "سکھ دھرم میں گائے کی پوزیشن" نامی ایک پمفلٹ شائع کر کے اپنی محنت۔ وقت اور چھپائی وغیرہ میں روپیہ ضائع کیا ہے۔ اس پمفلٹ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ گوربانی کے مطابق سکھ دھرم میں گائے کی وہی پوزیشن ہے۔ جو ہندو مذہب میں ہے۔ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ سب کچھ مضحکہ خیز اور ان کا پاگل پن ہے۔ اور وہ اپنے عقیدہ کو اس پمفلٹ میں حل کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ سکھوں میں گائے کی پوزیشن صاف ہے۔ وہ اس کو ایک مفید دودھ دینے والا جانور اور اس لئے اس کا مارا جانا ملکی نقصان خیال کرتے ہیں۔ مگر جہاں تک ماس کھانے کا تعلق ہے۔ سکھ قوم میں گائے اور بکری میں کوئی فرق نہیں۔ (شیر خالصہ لاہور یکم جون ۱۹۳۰ء)

پنجاب یونیورسٹی میں السنہ مشرقیہ کی کس مپرسی

پنجاب یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد السنۂ شرقیہ کی طرف سے جس افسوسناک تغافل کا سلوک کر رہے ہیں۔ اب وہ ناقابل برداشت ہوتا جا رہا ہے۔ ممتحن ایسے حضرات مقرر کئے جاتے ہیں۔ جو سوالات کے پرچے کی ترتیب کے وقت نہ یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے سوالات کا جو جواب طلبا سے مانگ رہے ہیں۔ وہ ان کے نصاب کی کتاب سے ہے۔ یا اس سے خارج ہے۔ نہ انہیں یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ پرچہ کے حل کرنے کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ان سوالات کا جواب لکھنے کے لئے کافی ہے یا نہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ممتحن ایسی کتابوں سے سوال دیتے ہیں۔ جو نصاب سے خارج ہیں۔ اور جنہیں کبھی طلبہ نے دیکھا بھی نہ ہوگا۔ سوالات کی طوالت تو عموماً طلبہ کے لئے پریشان کن ہوتی ہے۔ اور وہ انتہائی کوششوں کے باوجود وقت مقررہ میں پورے پرچہ کا جواب لکھنے پر قادر نہیں ہوتے۔ پھر لطف یہ ہے کہ کاپیاں دیکھنے میں بھی طلبہ کی ان مجبوریوں کا کوئی پاس نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جس غیر ذمہ دارانہ اور متشددانہ طریقہ پر پرچے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اس سے کچھ زیادہ ہی سختی کے ساتھ کاپیاں دیکھی جاتی ہیں۔ امسال بھی ممتحنوں نے یہی افسوسناک طریقہ اختیار کیا ہے۔ خصوصاً مولوی عالم اور مولوی فاضل کے پرچوں میں نہایت غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا گیا ہے۔

رجسٹرار صاحب یونیورسٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ ممتحنوں کی تشدد پسندی اور بے ضابطگی کی طرف فوراً توجہ مبذول فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے ان کا خاطر خواہ تدارک کر دیں۔ اور اس سال ممتحنوں کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ کاپیاں دیکھنے میں ان غیر ذمہ داریوں اور مشکلوں کی تلافی کر دیں۔ جو پرچوں کی ترتیب میں ان سے سرزد ہو چکی ہیں۔ اگر رجسٹرار صاحب نے فوراً اس کی طرف توجہ نہ کی۔ تو یہ غریب طلبہ کی صریح حق تلفی اور ان کے ساتھ ایک بڑا ظلم ہوگا۔ (انقلاب ۷؍ جون)

مسلمانوں کے حقوق اور وائسرائے کا وعدہ

خلیفہ قادیان نے ایک خط وائسرائے ہند کو لکھا تھا۔ جس میں مسلمانوں کے حقوق کے متعلق زور دیتے ہوئے کچھ شکوک کا بھی اظہار کیا تھا۔ کہ کہیں ایسا تو نہ ہوگا۔ کہ ہندوستان کے آئندہ دستور کے آخری تصفیہ کے موقعہ پر حکومت ہند شورش پسندوں کے سامنے ڈھیلی پڑ جائیگی اور مسلمانوں کے مطالبات سے بے اعتنائی و چشم پوشی اختیار کریگی۔ وائسرائے ہند نے اس کے جواب میں تحریر کیا ہے۔ کہ "مسلمانوں کا یہ خوف و اندیشہ بالکل بے کار ہے۔ اور یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی وقت ایسا آئے۔ جب ان لوگوں کی باضابطہ کانفرنس مناسب سمجھی جائے۔ جو ملک کی پُر امن ترقی کی طالب ہو" نیز وائسرائے ہند نے مزید اطمینان دلاتے ہوئے

[illegible] کہ مسلمانوں کے شکوک و شبہات کس قدر بے بنیاد ہیں۔ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ وائسرائے ہند کا یہ وعدہ امید افزا ہے۔ اور [illegible] ہی انحصار کر سکتے ہیں۔ کہ خدا کرے یہ وعدہ پورا ہو۔ اور انگریز قوم کو خدا اس کی توفیق

ہندوستان کی خبریں

——— بمبئی ۷ر جون۔ گذشتہ شب نامعلوم اشخاص نے مولوی احمد سعید ناظم جمعیۃ العلماء پر حملہ کیا۔ آپ موٹر کار میں ڈاکٹر گوڑ کے مکان کو جا رہے تھے۔ کہ ایک اور کار سامنے آگئی۔ اس موٹر کار میں جو اشخاص سوار تھے۔ انہوں نے کار سے نکل کر مولوی صاحب پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ مولوی صاحب زخمی ہوئے۔ لیکن ڈاکٹر گوڑ کے مکان پر پہونچ گئے۔

——— کراچی ۹ر جون۔ صوفی قلندر بخش سابق ایم۔ ایل۔ سی اور ان کے دو آدمی شنبہ کے روز اپنے گاؤں میں قتل کر دیئے گئے۔ صوفی صاحب کو گذشتہ ماہ سشن جج حیدرآباد نے ایک سنگین جرم سے بری کیا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ قتل اسی پرانے فساد کی وجہ سے ہوا ہے۔

——— الہ آباد ۹ر جون۔ آج آنریبل ملک فیروز خان نون نے شملہ میں مسلم رہنماؤں کا ایک جلسہ اس غرض کے لئے منعقد کیا۔ کہ ۴ر جولائی کو سائمن رپورٹ پر بحث کی جائے:۔

——— جلال پور ۸ر جون متعلقہ جلال پور کی کانفرنس علی جو مسز گاندھی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ لگان ادا نہ کرنے اور سرکاری ملازموں کا مقاطعہ کرنے کی قرارداد منظور کی:۔

——— مدراس ۱۶ر جون کو دائی کنال کے پینسٹھ نمائندہ اور بڑے سوچ عیسائی مشنریوں اور ہندوستانی عیسائیوں نے ایک اپیل شایع کی ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ ہمیں ہندوستانیوں کی خواہشات آزادی میں ان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہمیں یقین ہے۔ کہ تمام جماعتیں نیک نیتی کے ساتھ اپنے اپنے خیال کے مطابق ہندوستان کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ صورت حالات کا پائدار حل صرف مسائل پر بحث و تمحیص کر کے کسی تصفیہ پر پہونچنے میں مضمر ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ایک ایسی گول میز کانفرنس منعقد ہو جس میں تمام جماعتوں کے صحیح معنوں میں نمائندے شامل ہوں:۔

——— مدراس ۱۰ر جون۔ ویلور میں جب محرم کے تمام جلوس دریا کے کنارے پہونچ گئے۔ تو دھرم راج مندر کے نزدیک فساد برپا ہو گیا۔ ہندوؤں کا بیان ہے۔ کہ مسلمانوں نے جوش میں آکر ان کے دیوتا کی توہین کی۔ مسلمان کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں نے جلوس پر مادہ ہائے آتشگیر اور پتھر پھینکے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کا تعاقب کوچوں تک کیا۔ ان کے گھروں میں داخل ہو کر ان کو زدوکوب کیا۔

پولیس نے چھرّوں کے فائر کر کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو علیحدہ کیا۔ دو آدمی ہلاک اور چھ شدید مجروح ہوئے۔

——— امرتسر ۹ر جون۔ آج صبح بجلی گھر کے دفتر پر ایک ہجوم پر پولیس نے لاٹھیاں برسائیں۔ محرم کی تعطیلات کے بعد بجلی گھر کا دفتر کھلنے پر بل ادا کرنے والوں کا بے حد ہجوم تھا ہر ایک شخص جلد سے جلد اپنا بل ادا کرنا چاہتا تھا۔ اس کشمکش میں کھڑکیوں کے شیشے وغیرہ ٹوٹ گئے۔ اکاؤنٹنٹ نے لوٹ کے خوف کی وجہ سے پولیس کی امداد طلب کی۔ پولیس نے آکر ہجوم پر لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ زخمیوں کا شہر میں جلوس نکالا گیا:۔

——— الہ آباد ۹ر جون۔ چار روز کے اجلاس کے بعد کانگریس کی مجلس عاملہ نے پنڈت موتی لال نہرو کی صدارت میں جو قرار دادیں منظور کی ہیں۔ شایع کر دی گئی ہیں۔ ملک سے کہا گیا ہے۔ کہ تینوں آرڈیننسوں کے نفاذ کے بعد جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا مقابلہ کیا جائے۔ غیر ملکی کپڑے اور شراب کی دکانوں پر پُر امن پکٹنگ پہلے سے زیادہ مستعدی کے ساتھ لگایا جائے۔ اور ان سرکاری ملازموں کا مقاطعہ کیا جائے جن کی بابت معلوم ہو۔ کہ انہوں نے غیر منصفانہ حملوں میں شرکت کی ہے۔ اور مالیہ اراضی کی عدم ادائگی کی مہم کو گجرات۔ مہاراشٹر کرناٹک۔ اندھرا اور تامل نیڈو میں توسیع دی جائے۔ اور نیز بنگال میں چوکیداری کے محصول کی عدم ادائگی کی مہم کو تقویت پہونچائی جائے۔ اور یہ مہم بہار اور اڑیسہ میں بھی جاری کی جائے۔ اخبارات کو اس بات کا وعدہ کرنے پر کہ وہ آرڈیننس کے خلاف مضامین لکھیں گے۔ اور کانگریس کے خیالات کی اشاعت کرینگے۔ دوبارہ شایع ہونے کی اجازت دیدی جائیگی نیز مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اخبارات پر پکٹنگ لگانا ضروری نہیں:۔

——— شملہ ۱۰ر جون۔ گورنر جنرل نے اسمبلی کے پریزیڈنٹ کے انتخاب کی تاریخ ۹ر جولائی مقرر کی ہے:۔

——— لاہور ۱۰ر جون۔ کئی ہفتوں سے موری دروازہ کے باہر باغ میں ننھے ننھے بچوں نے ایک کیمپ لگا رکھا ہے۔ اور لنگر کھولا ہوا ہے۔ جہاں وہ قومی گیت گاتے ہیں۔ اور لیکچر بھی دیتے ہیں۔ سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے میران کے نام تین نوٹس جاری ہوئے ہیں۔ کہ باغ میں سے اپنا لنگر اور کیمپ اٹھا لو۔ ورنہ جبراً کارروائی کی جائے گی۔ اور اگر کوئی عذر ہے۔ تو عدالت میں آکر پیش کرو۔

——— لاہور ۱۰ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور پولیس ایک نئی خفیہ سازش کی تلاش میں ہے۔ اور اسی سلسلہ میں اس نے لاہور سٹوڈنٹس یونین اور امرتسر ودیارتھی یونین کے دفاتر کی تلاشیاں بھی لیں:۔

——— ۱۴ر جون کو موضع واسں پور ضلع میدنا پور میں سخت بلوہ ہو گیا۔ دیہاتیوں نے دو تھانیداروں اور چار سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ اور اسلحہ اور بارود وغیرہ بھی چھین کر لے گئے۔ دونوں سب انسپکٹر عدم پتہ ہیں۔ انسپکٹر جنرل پولیس بنگال پولیس کی بہت بڑی جمعیت ساتھ لیکر میدنا پور گئے ہیں۔

——— لائلپور کی ایک اطلاع ہے۔ کہ وہاں کمپنی باغ میں جس وقت افسران کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ کسی نے بم پھینکا۔ کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا۔ پولیس نے کانگریس کمیٹی اور نوجوان بھارت سبھا کے دفاتر کی تلاشی لی۔ اور ۴۲ اشخاص کو گرفتار کر لیا:۔

——— سول کو معلوم ہے۔ کہ گورنمنٹ اس معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ ہندوستان میں جو وار کونسلیں کام کر رہی ہیں۔ ان کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے:۔

——— بمبئی ۷ر جون۔ انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار ممباسہ (افریقہ) سے لکھتا ہے۔ کہ اینگلو انڈین پنشنرز اور کاشتکاران یورپینوں پر زور دے رہے ہیں۔ کہ جب تک ہندوستانی ہندوستان کی تحریک آزادی سے اپنا تعلق منقطع نہیں کرتے تب تک وہ ہندوستانی تاجروں کا بائیکاٹ کر دیں۔ ایمپائر ڈے میں عدم شرکت کے باعث گورنمنٹ نے ایک ہفتہ کے لئے نیروبی انڈین سکول کو بند کر دیا تھا۔ اور ۲ طلباء کو سینئر کیمبرج امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی:۔

——— کلکتہ ۹ر جون۔ وائسرائے نے حال ہی میں جو پکٹنگ آرڈیننس نافذ کیا تھا۔ اس کے ماتحت کلکتہ پولیس نے ۵۵ والنٹیروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان میں سے ۲ کو کپڑے کی دکانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں ایک ایک ماہ قید محض کی سزا ہوئی:۔

——— بمبئی ۷ر جون۔ مس عیدا ڈکنس (انگریز خورت) نے جو بمبئی کونسل کی ممبر تھیں۔ گورنمنٹ کی موجودہ سختی کی پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کونسل کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آپ کو ملک معظم کی سالگرہ کے موقعہ پر قیصر ہند کا خطاب بھی ملا تھا۔ آپ نے بطور پروٹسٹ یہ خطاب بھی واپس کر دیا ہے:۔

——— بمبئی ۱۰ر جون۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ کنھلال ضلع کیرا علاقہ گجرات میں بلوہ ہو گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے تعزیہ پر پتھر برسائے۔ اور جو لوگ تعزیہ اٹھائے ہوئے تھے انہیں زخمی کر دیا۔

——— کلکتہ ۱۱ر جون۔ کل موضع نیکالیں جو ہوڑہ سے سترہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پولیس نے مسلمانوں کے ایک ہجوم پر گولی چلادی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء ... میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔